سرکاری رپورٹ | چوتھا اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ یکشنبہ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۵ شعبان ۱۴۱۱ھ

فہرست


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | ۱ |
| ۲ | اسمبلی کے نومنتخب رکن شہزادہ جام علی اکبر کا حلف | ۲ |
| ۳ | وقفہ سوالات | |
| | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | ۲ |
| ۴ | اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کے پینل کا اعلان | ۴۱ |
| ۵ | اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں | ۴۲ |
| ۶ | تحریک استحقاق نمبر I ۔ منجانب مسٹر عبدالقہار خان | ۴۳ |
| ۷ | تحاریک التواء نمبر I اور II | |
| | منجانب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ | ۴۵ |
| | اور | |
| | مسٹر عبدالقہار خان | ۵۳ |



جلد چہارم | شمارہ اول

| | | |
|---|---|---|
| جناب اسپیکر | ——— | ملک سکندر خان ایڈووکیٹ |
| جناب ڈپٹی اسپیکر | ——— | میر عبدالمجید بزنجو |
| سیکرٹری اسمبلی | ——— | مسٹر الٰہی بخش ھنگر |
| جائنٹ سیکرٹری اسمبلی | ——— | سید محمد حسن شاہ |
| ڈپٹی سیکرٹری | ——— | مسٹر محمد افضل |

# فہرست اراکین اسمبلی

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | میر عبدالمجید بزنجو | ڈپٹی اسپیکر اسمبلی |
| ۲۔ | میر تاج محمد خان جمالی | وزیر اعلیٰ (قائد ایوان) |
| ۳۔ | نواب محمد اسلم خان رئیسانی | وزیر خزانہ |
| ۴۔ | میر اسرار اللہ خان زہری | وزیر صحت |
| ۵۔ | سردار ثناء اللہ خان زہری | وزیر بلدیات |
| ۶۔ | میر محمد علی رند | وزیر مال |
| ۷۔ | مسٹر جعفر خان مندوخیل | وزیر تعلیم |
| ۸۔ | میر جان محمد خان جمالی | وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی |
| ۹۔ | حاجی نور محمد صراف | وزیر کیو ڈی اے |
| ۱۰۔ | ملک سرور خان کاکڑ | وزیر مواصلات و تعمیرات |
| ۱۱ | ماسٹر جانسن اشرف | وزیر سماجی بہبود |
| ۱۲۔ | مولوی عبدالغفور حیدری | وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ |
| ۱۳۔ | مولوی عصمت اللہ | وزیر منصوبہ بندی و ترقیات |
| ۱۴۔ | مولوی امیر زمان | وزیر زراعت |
| ۱۵۔ | مولوی نیاز محمد دوتانی | وزیر آب پاشی و برقیات |
| ۱۶۔ | مولانا عبدالباری | وزیر خوراک |
| ۱۷۔ | مسٹر حسین اشرف | وزیر ماہی گیری |
| ۱۸۔ | میر محمد صالح بھوتانی | وزیر صنعت |
| ۱۹۔ | مسٹر محمد اسلم بزنجو | وزیر محنت و افرادی قوت |

۲۰۔ نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی ———— وزیر داخلہ
۲۱۔ ملک محمد شاہ مردان زئی
۲۲۔ ڈاکٹر کلیم اللہ خان
۲۳۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی
۲۴۔ میر علی محمد نوتیزئی
۲۵۔ مسٹر عبدالقہار خان
۲۶۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی
۲۷۔ سردار محمد طاہر خان لونی
۲۸۔ میر باز محمد خان کھیتران
۲۹۔ حاجی ملک کرم خان نجک
۳۰۔ میر ہمایون خان مری
۳۱۔ نواب محمد اکبر خان بگٹی
۳۲۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ
۳۳۔ سردار فتح علی عمرانی
۳۴۔ مسٹر محمد عاصم کرد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی
۳۶۔ میر عبدالکریم نوشیروانی
۳۷۔ شہزادہ جام علی اکبر
۳۸۔ مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ

۳۹۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ
۴۰۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۴۱۔ سردار سنت سنگھ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۵ شعبان ۱۴۱۱ھ

بروز یکشنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

دس بجکر تیس منٹ صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

آخوندزادہ عبدالمتین

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ ۭ اُولٰۗئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَاۗئِزُوْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ۭ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ؕ

اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

**جناب اسپیکر۔** شہزادہ علی اکبر صاحب ۔ نومنتخب رکن اسمبلی نے حلف نہیں لیا ہے۔ ان سے گذارش کرونگا کہ وہ آکر اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں ۔

(شہزادہ علی اکبر صاحب جناب اسپیکر کے پاس تشریف لائے اور جناب اسپیکر نے ان سے انگریزی میں حلف لیا ۔ بعدازاں انہوں نے متعلقہ رجسٹرز پر دستخط کئے ۔)

(حلف برداری کے دوران) **میر عبدالکریم نوشیروانی اٹھے** جناب اسپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر چونکہ یہ اسلامی مملکت ہے اُردو ہماری قومی زبان ہے لہذا حلف برداری اُردو میں ہو ۔

**جناب اسپیکر۔** اس وقت ہم اسکو کمپلیٹ کرلیں ۔ حلف کی زبان خواہ کوئی بھی ہو ۔

## وقفہ سوالات

**جناب اسپیکر۔** اب سوالات کا مرحلہ آتا ہے ۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا سوال نمبر ۱۱ ہے وہ یہ اپنا سوال دریافت کریں ۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی۔** بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب اسپیکر صاحب چونکہ متعلقہ منسٹر صاحب جس کے محکمہ سے متعلق میرے سوالات ہیں اسمبلی میں خود موجود نہیں ہیں اس لئے میرے خیال میں لیڈر آف دی ہاؤس بھی قانونی صورت کے مطابق جواب دینے کیلئے تیار نہیں ہونگے لہذا میں اور اپنے سوالات ( With draw ) کرتا ہوں ۔ تھینک یو سر!

**مسٹر محمد سرور خان کاکڑ** ۔ (وزیر مواصلات و تعمیرات) بات یہ ہے کہ آپنے سوالات پوچھے ہیں ہم اس کا جواب دیتے ہیں چاہے جو بھی منسٹر ہو۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی** اگر نہیں ہیں اور وہ میرے سوالات کا جواب دینا چاہتے ہیں تو میں ان سے ہی پوچھتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوالوں کے حوالے سے تو متعلقہ منسٹر کو ہی جواب دینے کے لئے ہونا چاہیئے بہر کیف رولز اس کی اجازت دیتے ہیں کہ متعلقہ وزیر کی جگہ کوئی اور وزیر جواب دے سکتے ہیں بہر حال اگر آپ اپنے سوال ڈراپ کرتے ہیں تو پھر یہ یہیں پر ختم ہو جاتا ہے۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی** ۔ لیڈر آف دی ہاؤس کی جگہ اگر سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر جواب دینا چاہیں تو میں ہوں۔

**سردار فتح علی خان عمرانی** ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر سر اجب متعلقہ منسٹر ایوان میں نہ ہوں تو لیڈر آف دی ہاؤس جواب ........ (مداخلتیں)

**جناب اسپیکر** ۔ آپ حضرات آپس میں بولنے کی بجائے اسپیکر سے مخاطب ہو کر بات کریں۔ عمرانی صاحب آپ رولز ملاحظہ فرمائیں۔ ایسا کوئی رول نہیں ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس جواب دیگا البتہ ہونا تو یہی چاہیئے کہ متعلقہ وزیر جواب دیں لیکن قواعد اسکی اجازت دیتے ہیں کہ متعلقہ منسٹر کی غیر موجودگی میں کوئی بھی منسٹر ان کی طرف سے جواب دے سکتے ہیں

یہ ضروری نہیں کہ لیڈر آف دی ہاؤس میں جواب دیں۔

**سردار فتح علی خان عمرانی**۔ کوئی رول ہے کہ متعلقہ وزیر کی جگہ اور کوئی وزیر جواب دے سکتا ہے یا ایم پی اے جواب دے گا۔؟

**جناب اسپیکر**۔ میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں۔(اس دوران جناب اسپیکر متعلقہ رول دیکھنے کے لئے ورک گردانی کر رہے تھے جب کہ وزیر مواصلات وتعمیرات جواب پڑھنے میں مصروف تھے)

**سردار فتح علی عمرانی**۔ (پوائنٹ آف آرڈر) انہوں نے تو پڑھنا شروع کر دیا ہے

**جناب سپیکر**۔ ملک سرور خان صاحب میں تھوڑا سا کلیئر کر دوں پھر آپ آگے بولیں۔

**میر جان محمد جمالی**۔ وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی وکھیل وثقافت) جناب اسپیکر۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جب آپ کی طرف سے پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے کہ متعلقہ رولز اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن ہم نے تو کوئی روایت نہیں دیکھی کہ ایک ممبر آٹھ کر اسپیکر سے کہے کہ آپ کس رول کے تحت اجازت دے رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر**۔ ہم تلاش کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر۔** جی۔ یہ متعلقہ رول نمبر پینتالیس۔ جو یہ ہے کہ" ۴۵۔ جب کسی سوال کو پیش کرنے کے لئے کہا جائے لیکن وہ سوال پیش نہ کیا جائے یا وہ رکن جس کے نام پر وہ سوال درج ہو غیر حاضر ہو تو اسپیکر مجاز ہو گا کہ کسی دوسرے رکن کی درخواست پر اس کا جواب دینے کی ہدایت کرے"۔

اب یہ ہے کہ قواعد کے سخت تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ جس طرح انہوں نے سوال پوچھا۔ ملک صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ درخواست کرتے کہ ان کے (allow) پر میں جواب دونگا پھر وہ سوالات (behalf) ہو جاتے اسطرح وہ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کے سوالات کے جواب دیں۔ لہذا ملک صاحب اس صورت میں آپ درخواست کریں۔ کہ میں ذوالفقار علی مگسی صاحب کی طرف سے جواب دوں گا۔

**مسٹر محمد سرور خان کاکڑ۔** (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر! چونکہ وزیر داخلہ کسی ضروری کام سے صوبہ سے باہر گئے ہوتے ہیں۔ اور قائد ایوان نے مجھے کہا ہے اس لئے میں آپ سے جواب دینے کی اجازت چاہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر۔** ہم آپ کو اُس کی اجازت دیتے ہیں۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران کن افراد کو جیلوں میں بلا وجہ بند کیا گیا ہے۔ نیز کیا ان افراد کو رہا کر دیا گیا ہے، اگر نہیں تو یہ لوگ کن کن جیلوں میں بند ہیں تفصیل دی جائے۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ** (وزیر مواصلات وتعمیرات) تمام قیدی جیل میں مختلف عدالتوں کے جاری کردہ وارنٹ کے تحت ہی رکھے جاتے ہیں۔ لہٰذا محکمہ امور داخلہ یہ بتانے سے قاصر ہے بکہ آیا کوئی قیدی جو کہ جیل میں عدالت سے بھیجا گیا ہے بے گناہ ہے یا چگونہ ؟

**میر عبدالکریم نوشیروانی** ۔ جناب اسپیکر۔ چونکہ منسٹر سی اینڈ ڈبلیو کو کوئی علم نہیں اس لئے کہ متعلقہ منسٹر نہیں ہیں بہرکیف میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے حلف اٹھانے کے فوراً بعد کچھ قیدیوں کو رہا کر دیا تھا وزیر موصوف اس کی وضاحت کریں کہ آیا وہ سیاسی قیدی تھے یا کوئی اور تھے۔؟

**جناب اسپیکر۔** میر صاحب اس کی کچھ وضاحت فرمائیں جسطرح آپنے کہا کچھ قیدی رہا کئے گئے ان کی تفصیل یعنی نام وغیرہ ہو تو اگر وہ جواب دینے کی پوزیشن میں ہوتے تو آپکو بتا دیں گے۔

**میر عبدالکریم** نوشیروانی جناب اسپیکر۔ جیسے کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ متعلقہ وزیر نہیں ہیں اور سرور خان سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر ہیں وہ کس کلورٹ سڑک یا ادھر ادھر کا جواب تو دے سکتا ہے لیکن اس کا ان کو علم نہیں ہے اس لئے میں نے اپنے سوالات واپس لے لئے تھے۔ بہرخیال میں نے پہلے عرض کیا تھا یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ ایک ڈاکٹر آئی اسپیشلسٹ ہوتا ہے اسکو پیٹ کی بیماری بازو یا ٹانگ ٹوٹنے کا کیا پتہ ہے وہ اس بارے میں کیا جانتا ہے۔ کیونکہ وہ تو آئی اسپیشلسٹ ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات** - ہمارے دوست آل راونڈر ہیں یہ وہ قیدی تھے جو ۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۰ء تک قیدی تھے جن کو ہماری حکومت نے رہا کیا جن کا انہوں نے ذکر کیا تھا وہ ان کی پارٹی کے دور حکومت میں جیل میں تھے۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی** - پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔ وہ ذرا یہ واضح کر دیں کہ وہ ہماری گورنمنٹ کے دوران قیدی تھے۔ ملک صاحب آپ تو اسپیکر رہ چکے ہیں۔ اس وقت آپ ہمارے رفیق کار تھے ........ مداخلت انیس سو پچاس ......... مداخلت۔

**جناب اسپیکر** - نوشیروانی صاحب ایک بات وہ پوری کر لیں اسکے بعد آپ بولیں

**وزیر مواصلات و تعمیرات** - آپ قواعد و ضوابط کا خیال رکھیں یہ اسمبلی صرف آپ کی نہیں (مداخلت)

**جناب اسپیکر** - ہاں ملک صاحب آپ بولیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات** - انہوں نے تمام قیدیوں کا پوچھا ہے ۸۷ سے جن کو قید میں رکھا گیا تھا۔ یہ تو وہ اپنے پارلیمانی گروپ لیڈر نواب صاحب سے پوچھتے کہ کس قانون کے تحت کن قواعد کے تحت ان کو جیل میں رکھا گیا (مداخلت)

## X ۴۲- میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر امور داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران صوبہ کے کن کن اضلاع/تحصیل میں کل کتنی موٹر کاریں موٹر سائیکل اور سائیکل چوری ہوئے، نیز اب تک ان میں سے کتنے برآمد ہوئے ہیں تفصیل بتلائیں؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات** سال ۱۹۸۶ء (جنوری ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء) کے دوران صوبے کے مختلف اضلاع میں چوری کئے گئے، موٹر کاروں، موٹر سائیکلیں۔ اور سائیکلوں کی تفصیل اور ان کی بازیابی کی مکمل فہرست ذیل ہے۔

۱۹۸۶ء

| | اضلاع | موٹر کار چوری | گاڑی برآمد | موٹر سائیکل چوری | موٹر سائیکل برآمد | سائیکلیں چوری | سائیکلیں برآمد |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کوئٹہ | ۲۸ | ۲۰ | ۵۳ | ۲۹ | ۱۹ | ۱۷ |
| ۲ | پشین | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ | – | – |
| ۳ | لورالائی | – | – | – | – | – | – |
| ۴ | ژوب | – | – | ۳ | ۱ | – | – |
| ۵ | نصیرآباد | ۳ | ۳ | ۸ | ۷ | ۱ | ۱ |
| ۶ | قلات | – | – | ۱ | ۱ | – | – |
| ۷ | خضدار | – | – | ۱ | ۱ | – | – |

| نمبر شمار | ضلع | چوری | برآمد | چوری | برآمد | چوری | برآمد |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٨ | سبی | ١ | ١ | — | — | — | — |
| ٩ | لسبیلہ | — | — | — | — | — | — |
| ١٠ | تربت | — | — | ۴ | ۳ | — | — |
| ١١ | گوادر | — | — | — | — | — | — |
| ١٢ | کرائم برانچ | — | ١ | — | — | — | — |
| | ٹوٹل | ۳۴ | ۲٦ | ١٧ | ۴۳ | ۲١ | ١٨ |

## سنہ ١٩٨٧ء

| نمبر شمار | اضلاع | موٹر کار | لاری | موٹر سائیکل | | سائیکلیں | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | چوری | برآمد | چوری | برآمد | چوری | برآمد |
| ١ | کوئٹہ | ١٦ | ٦ | ٦٧ | ۲٠٠ | ١٦ | ١۴ |
| ۲ | پشین | — | — | ۳ | ۲ | — | — |
| ۳ | لورالائی | — | — | ۳ | ۳ | — | — |
| ۴ | ژوب | — | — | ۳ | ١ | — | — |
| ۵ | سبی | — | ١ | ١ | ١ | — | — |
| ٦ | نصیرآباد | ۲ | ۲ | ١ | ١ | ١ | ١ |
| ٧ | قلات | ١ | — | ١ | ١ | ١ | — |
| ٨ | خضدار | — | ١ | ۳ | ۲ | — | — |
| ٩ | لسبیلہ | — | — | ۳ | ۲ | — | — |
| ١٠ | تربت | — | — | ١١ | ١٠ | — | — |

| نمبر شمار | اضلاع | موٹر کار | لاری | موٹر سائیکل | | سائیکلیں | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | چوری | برآمد | چوری | برآمد | چوری | برآمد |
| ۱۱ | گوادر | - | - | ۴ | ۴ | - | - |
| ۱۲ | کرائمز برانچ | - | - | - | - | - | ۱۴ |
| ٹوٹل کرائمز برانچ | | ۱۹ | ۹ | ۹۶ | ۴۳ | ۱۷ | ۲۶ |

## ۱۹۸۸ء

| نمبر شمار | اضلاع | موٹر کار/لاری | | موٹر سائیکل | | سائیکلیں | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | چوری | برآمد | چوری | برآمد | چوری | برآمد |
| ۱ | کوئٹہ | ۳۸ | ۲۱ | ۱۱۰ | ۲۷ | ۲۰ | ۱۵ |
| ۲ | پشین | ۳ | ۳ | ۲ | ۱ | - | - |
| ۳ | لورالائی | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۴ | ۴ |
| ۴ | ژوب | - | - | ۱ | ۱ | - | - |
| ۵ | سبی | - | - | ۶ | ۳ | - | - |
| ۶ | نصیر آباد | ۱ | ۱ | ۶ | ۳ | ۷ | ۶ |
| ۷ | قلات | ۱ | ۱ | ۳ | ۲ | - | - |
| ۸ | خضدار | ۲ | ۲ | ۱ | - | - | - |
| ۹ | لسبیلہ | ۱ | ۱ | - | - | - | - |
| ۱۰ | تربت | - | - | ۲ | - | - | - |
| ۱۱ | گوادر | - | - | ۲ | ۳ | - | - |

| نمبر شمار | اضلاع | موٹر کار/ لاری | | موٹر سائیکل | | سائیکلیں | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | چوری | برآمد | چوری | برآمد | چوری | برآمد |
| ۱۲ | کرائمز برانچ | — | — | — | — | — | — |
| | ٹوٹل | ۴۷ | ۳۰ | ۱۳۶ | ۳۱ | ۲۸ | ۲۲ |

## ۱۹۸۹ء

| نمبر شمار | اضلاع | موٹر کار/ لاری چوری | موٹر کار/ لاری برآمد | موٹر سائیکل چوری | موٹر سائیکل برآمد | سائیکلیں چوری | سائیکلیں برآمد |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کوئٹہ | ۷۶ | ۳۶ | ۱۵۳ | ۲۸ | ۱۹ | ۱۶ |
| ۲ | پشین | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | — | — |
| ۳ | لورالائی | ۲ | ۲ | ۱ | — | — | — |
| ۴ | ژوب | ۲ | ۲ | ۲ | — | — | — |
| ۵ | سبی | — | — | ۲ | ۱ | — | — |
| ۶ | نصیر آباد | ۴ | ۳ | ۷ | ۵ | ۶ | ۶ |
| ۷ | قلات | ۲ | ۲ | ۱ | — | ۵ | ۵ |
| ۸ | خضدار | ۱ | ۱ | ۳ | ۴ | — | — |
| ۹ | لسبیلہ | ۲ | ۲ | ۲ | — | — | — |
| ۱۰ | تربت | ۲ | — | ۸ | ۵ | — | — |
| ۱۱ | گوادر | — | — | — | — | — | — |
| ۱۲ | کرائمز برانچ | — | — | — | ۱ | — | — |
| | ٹوٹل | ۹۲ | ۴۹ | ۱۸۱ | ۳۵ | ۳۰ | ۲۷ |

## سنہ ۱۹۹۰ء

| نمبر شمار | اضلاع | موٹر کار/لاری | | موٹر سائیکل | | سائیکلیں | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | چوری | برآمد | چوری | برآمد | چوری | برآمد |
| ۱ | کوئٹہ | ۹۱ | ۲۳ | ۱۸۳ | ۹ | ۶ | ۴ |
| ۲ | پشین | ۲ | ۱ | ۱ | — | — | — |
| ۳ | لورالائی | ۵ | ۲ | — | — | — | — |
| ۴ | ژوب | ۱ | — | ۴ | ۲ | — | — |
| ۵ | سبی | — | — | ۵ | ۳ | — | — |
| ۶ | نصیر آباد | ۶ | ۴ | ۷ | ۴ | ۳ | ۳ |
| ۷ | قلات | ۱ | ۱ | ۵ | ۳ | — | — |
| ۸ | خضدار | ۲ | ۱ | ۱۳ | ۵ | ۱ | ۱ |
| ۹ | لسبیلہ | ۱ | ۱ | ۱ | — | — | — |
| ۱۰ | تربت | ۲ | — | ۱۰ | ۶ | — | — |
| ۱۱ | گوادر | ۱ | — | ۱ | ۱ | — | — |
| ۱۲ | کرائمز برانچ | — | ۲ | — | ۱ | — | — |
| | ٹوٹل | ۱۱۲ | ۳۶ | ۲۳۰ | ۳۴ | ۱۰ | ۸ |

**جناب اسپیکر** اگلا سوال

*۴۳ **میر عبدالکریم نوشیروانی** - کیا وزیر گورا خدا از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۰ء کو رسالدار میجر لیویز کوئٹہ مسٹر عبداللہ خان نے اور اس کے بیٹے اور بھتیجے نے سنڈیمن ہائی سکول کوئٹہ کے ایک نوعمر طالب علم دلاور خان ولد نواب خان کو دن دھاڑے کوئٹہ شہر کے معروف ترین روڈ پر ممنوعہ بور اسلحہ سے بلا وجہ قتل کیا ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مجرموں کو اب تک گرفتار نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں، تفصیل دی جائے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات** - اصل معاملہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۰ء کو دن کے تقریباً دس گیارہ بجے مسمی دلاور خان ولد نواب خان جو کہ سنڈیمن ہائی سکول کوئٹہ کا طالب علم بتایا جاتا ہے کو ملزمان محمد عالم محمد اسحاق اور محمد اکرم پسران رسالدار میجر لیویز عبداللہ خان ہمراہ اپنے بھانجے میر حسن ولد غلام حیدر کو چہ صمد خان میں مبینہ طور پر فائرنگ کر کے قتل کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں کیس نمبر FIR/۰۲/۹۰ زیر دفعہ ۳۰۲/۳۴ تعزیرات، پاکستان سٹی پولیس تھانہ کوئٹہ میں درج کیا گیا۔ اس معاملے کے پس پردہ مقتول دلاور خان کا وہ معاملہ تھا۔ جب کہ وہ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء کو ڈاٹسن پک اپ کے ذریعے رضا خان ولد رسالدار میجر عبداللہ خان کو ٹھوکر ماری تھی۔ جو مسمی رضا خان کے قتل کا باعث بنی۔ مقتول رضا خان بھی طالب علم تھا اس معاملے کو شروع میں سٹی پولیس تھانہ نے تفتیش کی لیکن مسمی بہادر خان ولد حاجی کمال خان جو مقتول دلاور خان کا چچا زاد بھائی بتایا جاتا ہے۔ محکمہ امور داخلہ کی طرف سے مراسلہ

نمبر ۸۹/(۱) ۸ د ۱۱ ح ت) ۵ ر ۶ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۹۰ء کو اس معاملے کی مزید چھان بین کے لئے کرائمز برانچ پولیس کو معاملہ سپرد کیا گیا۔ کرائمز برانچ کی تفتیش کے دوران ملزمان محمد اکرم ولد رسالدار میجر عبداللہ خان ۔ میر حسن ولد غلام حیدر جو کہ رسالدار میجر عبداللہ خان کا بھانجا اور محمد عارف ولد نادر خان کو گرفتار کیا گیا محمد اکرم ولد محمد عارف جوڈیشنل حوالات کے تحت کوئٹہ جیل میں مقید ہیں جب کہ میر حسن کو عدالت نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے اس بارے میں ایک نامکمل چالان زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات پاکستان جو کرائمز برانچ نے پیش کی ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج کوئٹہ کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ ملزمان محمد عالم محمد اسحاق پسران رسالدار میجر لیویز عبداللہ خان فرار ہیں۔ انہیں زیر دفعہ ۸۷ تعزیرات پاکستان مفرور ملزمان قرار دیا گیا ہے۔ اور عدالت کو کرائمز برانچ نے زیر دفعہ ۸۸ تعزیرات پاکستان کارروائی کرنے کی استدعا کی ہے۔ ان کی گرفتاری پر عدالت میں مکمل چالان پیش کر دی جائے گی۔

**جناب اسپیکر ۔** اگلا سوال بھی میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

## نمبر ۴۴ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اگست ۱۹۸۸ء میں رسالدار میجر عبداللہ خان اور اس کے سرکاری عملہ نے عبدالرحمن سمالانی بلوچ نامی ایک معصوم شہری پر تشدد کر کے قتل کیا ؟

(ب) ۱ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا موصوف اور عملہ کو اس کیس میں معطل کیا گیا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو موصوف اور عملہ کتنے عرصہ تک معطل رہا نیز انہیں دوبارہ

ملازمت پر بحال کس قانون کے تحت کیا گیا اور اس کا جواز کیا تھا؟

## وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ عبدالرحمان سمالانی کو تشدد کرکے قتل کیا گیا، بلکہ عبدالرحمان سمالانی نے خودکشی کی۔

(ب) بمطابق انکوائری رپورٹ جناب جسٹس امیرالملک، عبداللہ خان اور یار محمد رند لیویز جمعدار کو ۱۰ ستمبر ۱۹۸۰ کو معطل کیا گیا اور ان کو بحکم جناب میر ظفراللہ خان سابق صوبائی وزیر اعلیٰ بلوچستان مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۰ کو بحال کیا گیا۔

جناب میر ظفراللہ خان جمالی سابق وزیر اعلیٰ نے اس بارے میں مندرجہ ذیل حکم صادر فرمائے تھے۔

میں اس معاملے کی تفصیل سے آگاہ ہوں۔۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد مجھے اس کے متعلق آگاہ کرتے رہے ہیں۔

اپنے گذشتہ موقف میں، میں نے ٹریبونل کے فیصلے سے اتفاق کیا تھا۔ اور میں اب بھی اپنے موقف پر قائم ہوں۔ لیکن اب جب کہ مختلف وجوہات سامنے آئی ہیں اور حالات بھی تبدیل ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں زر تلافی بھی ادا کر دیا گیا ہے لہذا مندرجہ ذیل فیصلہ کیا جاتا ہے۔

"تمام آفیسران اور متعلقہ سرکاری اہلکار جن کے متعلق لوٹ ہونے کا پتہ چلا تھا۔ اور جن کے خلاف تحقیقات مکمل ہو چکی تھیں۔ انہیں تمام الزامات سے بری قرار دیا جاتا ہے۔ انکے خلاف تمام تحقیقات ختم کر کے واپس لی جاتی ہے اور انہیں ان کے عہدوں پر بحال کیا جاتا ہے۔"

**جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

## * ۱۴۸ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۰ء کو فرنٹیئر کور کی ایک گشتی ٹیم نے ۲۵۰ بوری چاول افغانستان اسمگلنگ کرنے کی کوشش ناکام بناتے ہوئے ٹرک نمبر ۹۱۴۳ کیو اے ۲۶۵۰ کیو اے ای اور ۳۴۶۳ کیو اے ای زیر حراست لے کر اے سی چمن کے حوالے کئے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اے سی چمن نے کس قانون کے تحت ملزموں کو ایک ماہ قید کی سزا دی؟ نیز تفصیل دی جائے ۔

## وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے مگر یہ واقعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۰ء کو رونما نہیں ہوا بلکہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۰ء کو ہوا۔

(ب) مقدمہ ہذا میں چار ملزمان مسمیان ۔

(۱) حاجی حبیب اللہ ولد حاجی سرکی

(۲) عبدالواحد ولد خلیل

(۳) محمد نعیم ولد حاجی باز محمد

(۴) امیر محمد ولد محمد رحیم

کے خلاف اے سی چمن کی عدالت میں مقدمہ چلا کر ملزمان میں سے محمد نعیم ولد حاجی باز محمد اور امیر محمد ولد محمد رحیم کو بری کیا گیا۔ جب کہ حاجی حبیب اللہ ولد حاجی سرکی اور مسمی عبدالواحد

ولد خلیل کو فوڈ سٹف کنٹرول ایکٹ ۱۹۵۸ء کے تحت پانچ پانچ سو روپے جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ پندرہ پندرہ دن کی سزا سنائی گئی۔ چونکہ جرمانہ کی ادائیگی کردی گئی اس لئے انہیں حراست سے خلاصی دی گئی۔ اور گاڑیاں بمعہ چاول مالکان کے حوالے کردی گئیں۔

**میر ہمایوں خان** :۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! ویسے تو یہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہے ضروری بات میرے نکتہ نظر سے یہ ہے کہ (emotiom) سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ سوالات کے جوابات متعلقہ دیئے جائیں۔ میرے خیال میں جس چیز سے متعلق سوال ہوتا ہے۔ اس سے ہی متعلق جواب دیا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر اسے مدنظر رکھ کر آپ بتائیں گے کہ یہ متعلق جواب ہے۔

**جناب اسپیکر**۔ آپ کی بات اپنی جگہ بالکل درست ہے۔

**میر ہمایوں خان مری**۔ جناب والا! سوال جس چیز سے متعلق ہو رہا ہے جواب بھی اسی سے متعلق ہونا چاہیئے۔ اگر سوال اس کے بارے میں ہوتا ہے۔ تو جواب بھی اسی سے متعلق ہونا چاہیئے۔

**جناب اسپیکر**۔ بات آپ کی درست ہے کہ جواب متعلق ہو اور (relevant) ہونا چاہیئے اگر اب اس پر مزید بحث کی جائے تو تو شیروانی صاحب اس بات پر اپنی وضاحت فرمادیں اگر وہ اسے (drop) کرنا چاہتے ہیں تو بھی اور اگر وہ اسے ڈراپ نہیں کرنا چاہتے تو بھی اپنی پوزیشن واضح کردیں۔

**مسٹر عبدالکریم نوشیروانی** :۔ جناب والا! میں اسے ڈراپ کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** :۔ عبدالکریم نوشیروانی صاحب آپ اپنے سارے سوالات ڈراپ کرنا چاہتے ہیں ؟

**مسٹر عبدالکریم نوشیروانی** :۔ جناب والا! میں ان تمام سوالات کو ڈراپ کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے گذارش کی تھی کہ متعلق وزیر نہیں ہیں۔

**جناب اسپیکر** :۔ اگلا سوال، سوال نمبر ۱۲ مسٹر عبدالقہار خان کا ہے۔

**مسٹر عبدالقہار خان** :۔ جناب اسپیکر! چونکہ متعلقہ وزیر نہیں ہیں تو میں اپنا سوال ڈراپ نہیں کرتا میرا سوال ہے کہ ....

**جناب اسپیکر** :۔ جناب عبدالقہار خان صاحب آپ سوال کا صرف نمبر پکاریں۔ آپ کا سوال سب اراکین اسمبلی کی ٹیبل پر ہے۔ اس سے متعلق اگر جواب سننا چاہتے ہیں تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ سوال نمبر پکاریں اور اگر آپ اُسے آئندہ کے لیے رکھنا چاہتے ہیں تو......

**مسٹر عبدالقہار خان** :۔ جناب والا! میں اس سوال کو آئندہ کے لیے نہیں رکھنا چاہتا کیا آپ منسٹری بنچوں سے یہ یقین دہانی کرائیں کہ متعلقہ وزیر آئندہ ایوان میں موجود رہیں گے

یا نہیں۔؟

**جناب اسپیکر**:۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اسمبلی کی روایات یہ ہونی چاہیئے کہ متعلقہ وزیر ایوان میں آئیں ۔ لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے ان کی طرف سے وضاحت ہونی چاہیئے ۔ یہ آپ کے سامنے رہے ۔ اگر آپ صرف جواب کے لئے کہیں ......

**وزیر مواصلات و تعمیرات**:۔ جناب والا! اس کا جواب میں ممبر صاحب کو اپنے چیمبرز میں دے دونگا۔ اگر وہ اس جواب سے مطمئن ہو گئے تو .......

**مسٹر محمد عاصم کرد**:۔ جناب اسپیکر صاحب چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں رہے تو قائد ایوان اس کا جواب دیں ۔

**جناب اسپیکر**:۔ یہ فیصلہ ہو چکا ہے ۔ میں نے رولز کا حوالہ دے دیا ہے ۔ اب اس مسئلہ کو بار بار نہ اٹھائیں۔

**مسٹر محمد اسلم رئیسانی وزیر خزانہ**:۔ پوائنٹ آف آڈر۔ جناب اسپیکر! وہ دوست جو ایک زمانے میں اس طرف بیٹھے ہوئے تھے ۔ پہلے اس قسم کے واقعات ہوتے تھے مثلاً ایک متعلقہ وزیر نہیں ہوتا تھا ۔ تو دوسرا ساتھی وزیر اس کا جواب دیتا تھا۔ پہلے کبھی بھی اس قسم کی بات نہیں ہوئی ۔ جب ہم اپوزیشن میں تھے تو ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ قائد ایوان جواب دیں۔

**جناب اسپیکر:-** اب یہ مسئلہ چونکہ طے ہوگیا ہے اگر آپ اسے ڈراپ کردیں تو بہتر ہوگا۔
اب چوتھا مرحلہ آتا ہے۔ چیئرمین اسمبلی پینل کا اعلان کریں گے۔

**مسٹر عبدالقہار خان:-** کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۱۴ستمبر ۱۹۸۹ء کو کچلاک میں پشتونخواہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی ایک بس پر پولیس نے وحشیانہ فائرنگ، لاٹھی چارج اور آنسو گیس کی شیلنگ کرکے پشتونخوا ایس کے رہنما یوسف خان سمیت متعدد طلباء کو گرفتار کیا۔ نیز گاڑیوں سے محمود خان اچکزئی کی تصویر کو پھاڑ پھینکا اور عوام کو ہراساں کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بس بلوچستان یونیورسٹی کی تھی اور ایک طالب علم رہنما نصراللہ شہید کی فاتحہ خوانی کے لئے جانے والے طلباء کو مذکورہ بس لے جانے اور چمن تک تیل فراہم کرنے کی منظوری اور اجازت جناب وائس چانسلر نے دی تھی؟

(ج) اگر جزو (الف) (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس فائرنگ کی وجوہات کیا تھیں اور یہ فائرنگ کس کے حکم پر کی گئی تھی نیز کیا حکومت نے اس سنگین واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے اور کیا اب حکومت اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے اور مجرموں کا احتساب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات:-** (الف) معاملہ کی حقیقت یہ ہے۔ کہ مورخہ ۱۴ستمبر ۱۹۸۹ء کو کچھ طلباء جو کہ پشتون سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نامی طلباء تنظیم سے تعلق رکھتے تھے۔ اور یونیورسٹی کی بس نمبر ۲۳۲۲-۷ ریکو اے بی جو کہ ڈرائیور عبدالجبار چلا رہا تھا۔ اور اس کے علاوہ ۲ کاریں کراچی رجسٹریشن نمبر ۱۳۰-۲۲۴ اور نمبر ۹۷۵-۳۶ جن کو بالترتیب محمد یوسف اور عصمت اللہ

چلا رہے تھے۔ نے بلیلی کسٹم چیک پوسٹ کی زنجیر توڑنے کے بعد کیلاک کے قریب سڑک تقریباً تین گھنٹے تک بند کئے رکھی۔ اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے اور امن و امان کو خراب کیا جس پر اسسٹنٹ کمشنر اور سپیشل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انہیں ایسا نہ کرنے کی ہدایت کی جس سے انکار پر متعلقہ مجسٹریٹ کی ہدایت پر صرف آنسو گیس پھینکی گئی اور کوئی فائرنگ نہیں کی گئی اور نہ ہی محمود خان اچکزئی کی تصاویر گاڑیوں سے اتاری گئیں مطلوبہ تفتیش کے بعد مسٹر عبدالجبار، احمد یوسف، عصمت اللہ علاؤالدین، عبدالقیوم، اسد خان، عبدالمنان، قادر آغا، محمد علی، عبدالظاہر، عبدالغنی، اور محمد خالد کے خلاف مقدمہ درج کر کے کیس عدالت میں پیش کیا گیا مگر بعد میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوئٹہ کے خط نمبر HT-AA/۳۷۹۳۱ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۹ء زیر دفعہ ۴۹۴ سی آر پی سی مندرجہ بالا اشخاص کے خلاف مقدمہ واپس لیا گیا۔

(ب) جہاں تک اس سوال کے جزو (ب) کا تعلق ہے اس کا محکمہ امور داخلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا محکمہ ہذا جواب دینے سے قاصر ہے۔

(د) چونکہ اس موقع پر پولیس کی طرف سے کوئی فائرنگ نہیں کی گئی اور صرف مشتعل طلباء پر انہیں منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس متعلقہ مجسٹریٹ کی ہدایت پر پھینکی گئی اور گرفتار شدگان کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ اس لئے مزید کارروائی نہیں کی گئی۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی**:۔ جناب والا! ہمارے سوالات ابھی تک باقی ہیں۔ جناب آپ نے۔ جمہوری روایات قائم و دائم رکھنا ہیں۔ یہ تو سراسر ہمارا حق تلفی ہو رہی ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔

**جناب اسپیکر** (sory)۔ سوال نمبر ۱۰۷ آپ نے میری صحیح رہنمائی کی ہے۔ سوال نمبر ۱۰۷ میر محمد عاصم کرد صاحب کا

میر صاحب اپنا سوال پوچھیں۔

**نمبر ۱۰۷ میر محمد عاصم کرد**

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں بلوچستان پولیس کے ۳ آفیسران ان کے ضمیر کے خلاف ان سے کام لینے پر مستعفی ہو گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات**

اس معاملہ کی حقیقت یہ ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو تین پولیس آفیسروں نے پریس کانفرنس منعقد کی اور ملازمت سے استعفیٰ دیئے۔ انہیں بذریعہ نوٹس اور چارج شیٹ محکمہ پولیس پر لگائے گئے الزامات ثابت کرنے کے لئے کہا گیا جنہیں وہ ثابت کرنے میں ناکام رہے ہے۔ چونکہ مذکورہ پولیس آفیسروں کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی تھی۔ جس سے بچنے کے لئے انہوں نے پریس کانفرنس کی جو کہ انہیں بحیثیت پولیس آفیسران نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ ان پولیس آفیسروں کو ان کے اس غیر قانونی اقدام پر جو کہ پولیس ڈسپلن کے خلاف ہے معطل کیا گیا اور وہ اپنے ڈیوٹی سے غیر حاضر ہوئے، چونکہ انہوں نے محکمہ پولیس اور اپنے سنیئر آفیسروں کے خلاف نازیبا رویہ اختیار کیا جس پر ان کے اس اقدام کے خلاف ایس ایس پی کوئٹہ کی طرف سے قانون کے مطابق کارروائی کی جارہی ہے۔

**جناب اسپیکر:** اس سوال سے متعلق کوئی ضمنی ہو تو پوچھ سکتے ہیں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** جناب اسپیکر صاحب متعلق وزیر صاحب تو تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ کیا میں سرور خان کاکڑ صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ جن تین پولیس آفیسروں نے استعفیٰ دیا ہے ان کے نام کیا تھے۔؟

**جناب اسپیکر**:۔ پہلے محمد عاصم صاحب کھڑے ہیں اگر ان کا سوال پہلے ہو جائے تو پھر آپ کا۔

**میر محمد عاصم کرد**:۔ جناب والا! سوالات امور داخلہ سے متعلق ہیں سرور خان کاکڑ صاحب اسکے وزیر نہیں ہیں وہ ان کا جواب نہیں دے سکتے ہیں۔ اگر آج کے سوالات کسی اور دن کیلئے رکھ لیے جائیں۔ تاکہ وزیر صاحب خود جواب دیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات**:۔ آپ کے جو سوالات تھے ان کا جواب دیا گیا ہے۔ اگر آپ کی تسلی نہیں ہوتی ہے تو وزیر متعلقہ صاحب سے بھی ان کے چیمبر میں گفتگو کر سکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر** میر عبدالکریم نوشیروانی:۔

**میر عبدالکریم نوشیروانی** جناب اسپیکر صاحب ہمارے صوبے میں پہلے سے بے روزگاری زیادہ ہے اگر ہو سکتا ہے تو آپ ان پولیس افسروں کو (reinstate) کر دیں

آپ ان کے کیس کا دوبارہ ازسرنو جائزہ لیں اگر ان پر کوئی سنگین جرائم نہیں ہیں تو بے شک آپ ان کو (reinstate) کردیں۔ یہ زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ یہ سبھی بلوچستان کے ہیں اور بلوچستان کے عوام کا مسئلہ ہے۔

خصوصاً اب چونکہ انہوں نے اس ممبر پر توقع کی ہے تو بہتر ہوگا۔ کہ آپ ان کو ری (reinstate) کردیں

**جناب اسپیکر:۔** اس بارے میں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا سوال ہے میر محمد عاصم صاحب آپ تشریف رکھیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ:۔** جناب اسپیکر صاحب۔ میرے خیال میں آپ کو اس مسئلے کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیئے کیونکہ ہماری ہسٹری میں پہلی دفعہ تین پولیس افسران نے ٹھوس حقائق کے ساتھ محکمے پر الزام لگایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حقائق ہیں تو اسکی حکومتی سطح پر انکواری ہونی چاہیئے صرف یہ مسئلہ نہیں ہے کہ ان کے استعفیٰ واپس لئے جائیں اور آپس میں باہمی افہام وتفہیم کرلی جائے یہ صحیح نہیں ہے میری رائے ہے کہ اس سلسلے میں حکومت کی ایک غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیئے تاکہ وہ معلوم کرسکے کہ اس کے پس پردہ کیا باتیں تھیں اور کیا حقائق ہیں تاکہ وہ منظر پر آئیں۔

**وزیر مواصلات وتعمیرات:۔** جناب اسپیکر! اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ اور غیر جانبدرانہ تحقیقات بھی کرائی جائے گی۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی:۔** جناب اسپیکر صاحب میرے سوال کا جواب ابھی تک نہیں

آیا ہے میرے سوال کے دو جزو ہیں:۔
(۱) تین پولیس افسروں کے نام کیا ہے۔؟
(۲) وہ ناز یبا رویہ کیا تھا جو انہوں نے اختیار کیا۔؟

**جناب اسپیکر**:۔ وزیر صاحب آپ اس سوال کا جواب دیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات**:۔ جناب اسپیکر! ارجن داس بگٹی صاحب پولیس افسروں کے بڑے ہمدرد دکھائی دے رہے ہیں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی**:۔ جناب اسپیکر صاحب! محترم وزیر صاحب جواب دینے کی کی بجائے اس معاملے کو پرتسل سے رہے ہیں وہ مجھ پر اٹیک کر رہے ہیں کہ ہم پولیس والوں کے ہمدرد ہیں۔ وہ ہمارے پولیس افسر ہیں ہمارے ہی صوبے کے آدمی ہیں وہ ہماری خدمت کرتے ہیں ہماری رکھشا کر رہے ہیں اور ہمارے عوام کا تحفظ کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر**:۔ سرور صاحب آپ ان کے سوال کا جواب دیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات**:۔ جناب والا! ان تین پولیس افسروں کے نام یہ ہیں:۔
(۱) یونس درانی۔
(۲) عبدالحمید دوتانی۔
(۳) عبدالباری اچکزئی۔

**جناب اسپیکر:۔** اب جزو ب کا جواب دیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔** جناب والا! جزو (ب) کے بارے میں پوری تحقیقات کریں گے پھر جواب کا پتہ چل سکے گا پولیس افسروں کے نام اور ان کے متعلق بہت زیادہ بتا دیا گیا ہے ہم دونوں طرف سے انکوائری کریں گے کہ کیا یہ جو پولیس افسروں نے پریس کانفرنس کی ہے وہ جائز تھی یا نا جائز تھی اور انہوں نے جو دوسرے لوگوں کے خلاف الزام لگائے ہیں۔ ان کی بھی تحقیقات کریں گے یہ سب کچھ آپ کو بتا دیا گیا ہے۔

**میر محمد عاصم کرد:۔** جناب والا انہوں نے استعفیٰ دینے کے بعد پریس کانفرنس کی ہے وہ ملازمت میں نہیں تھے۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی:۔** جناب اسپیکر صاحب! سوال کنندہ کا سوال اور جو وزیر صاحب کی طرف سے جوابات مل رہے ہیں ان سے ہاؤس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے ہماری دلچسپی یہ ہے کہ یہاں پر جو کچھ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کیا وہ صحیح ہیں کہ کہا گیا ہے کہ ان سے ان کے ضمیر کے خلاف کام لیا جا رہا تھا ہم اس معاملے کے متعلق وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے واقعی ان سے ان کے ضمیر کے خلاف کام لیا جا رہا تھا یا کوئی اور بات تھی کیا کوئی اور اسباب ہیں جس سے یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔** جناب اسپیکر صاحب! میں تو وزیر داخلہ نہیں ہوں اور اس بارے میں میں نے صحیح معلومات ہوم سیکرٹری صاحب سے نہیں حاصل کی ہیں۔ اور اگر متعلقہ وزیر سے ایم پی اے صاحب چاہتے ہیں تو پوچھ سکتے ہیں ان کی تسلی کرا دی جائے گی۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی:۔** جناب اسپیکر صاحب! میں آپ سے اور اس معزز ایوان سے اور محترم قائد ایوان سے گذارش کرونگا کہ وہ اپنے وزراء صاحبان کو پابند کریں کہ وہ اسمبلی کے اجلاس میں حاضر رہا کریں اور ان کو ہدایت کریں کہ جواب دینے والے دن متعلقہ وزیر صاحب حاضر رہا کریں۔

**وزیر خزانہ:۔** جناب اسپیکر صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ممبر صاحب تین سے زیادہ ضمنی سوال نہیں کرسکتے ہیں

**جناب اسپیکر:۔** اب میر محمد عاصم صاحب کے ضمنی سوال کی باری ہے۔

**میر محمد عاصم کرد:۔** جناب اسپیکر صاحب! اس معاملے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ہائی کورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔

**وزیر خزانہ:۔** جناب اسپیکر صاحب! کسی سوال پر ضمنی صرف تین سکئے جاسکتے ہیں آپ دیکھیں کہ معزز ممبر اس سے تجاوز کر گئے ہیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:۔** جناب اسپیکر صاحب! میں نے اس سوال کا جواب دے دیا ہے آپ بے شک اس پر رولنگ دے دیں ان پر مس کنڈکٹ کا الزام ہے دوسرا یہ منشیات میں ملوث ہیں. تیسرا وہ ڈیوٹی سے غیر حاضر ہیں ان تین چارجز کی بنیاد پر ان کو نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔

**میر محمد عاصم کرد:۔** جناب اسپیکر صاحب! ہم بالکل اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ وہ نوکری پر تھے پھر انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دیا ہمارے معزز وزیر صاحب اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ ان کو پہلے نکالا گیا یہ بالکل غلط ہے انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دیا ہے۔

**جناب اسپیکر:۔** میں میر صاحب آپ سے یہ گذارش کرونگا کہ جس طرح سرور خان صاحب نے کہا ہے کہ جو ان پر الزامات ہیں ان کا ان کو مکمل علم نہیں ہے۔ اور اس سوال کے جوابات بھی کسی حد تک آگئے ہیں اور کوئی مزید سوال ہے تو وزیر متعلقہ کے لئے چھوڑ دیں یا اگر آپ مزید تسلی کرنا چاہیں یا کوئی مزید کلریفیکیشن لینا چاہیں تو پھر وزیر متعلقہ کے آنے پہ یا ملک سرور خان کاکڑ سے اگر آپ مزید کلریفیکیشن لینا چاہیں یا تسلی کرنا چاہیں جس حد تک آپ چاہتے ہیں جو آپ سمجھتے ہیں نہیں ہو پایا ہے تو پھر آپ اور سوال پوچھیں یا جیسے آپکی مرضی ہو۔

**میر محمد عاصم کرد:۔** ٹھیک ہے وزیر متعلقہ کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

**جناب اسپیکر:۔** اس سوال میں کچھ وضاحتیں تھیں.

**وزیر مواصلات وتعمیرات**:۔ جناب والا ان کو واضح جواب دے دیا گیا ہے اگر یہ بار بار سوال پوچھتے ہیں تو یہ اسمبلی کے قواعد کے خلاف ہے۔

**جناب اسپیکر**:۔ میں سمجھتا ہوں کہ جوابات ہوتے چاہیئے تھے وہ نہیں ہوتے ہیں۔

**میر ہمایوں خان مری**:۔ جناب والا! جہاں تک اس سوال کا مسئلہ ہے اس کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی جانتے ہیں اور ہمارے ٹریژری بنچز والے بھی جانتے ہیں یہ معاملہ بڑا ہے اور میں اس چیز سے متفق ہوں کہ اس وقت ہمارے وزیر داخلہ بھی نہیں ہیں اور ملک سرور خان کاکڑ کو آج بتایا گیا ہے کہ وزیر متعلقہ یہاں پہ نہیں ہیں لہذا یہ جوابات آپ دیں اور یہاں پہ ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ وہاں سے ہمارے ہوم سیکرٹری صاحب چٹ لکھ لکھ کر دے رہے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اخبار میں آیا تھا کہ ان پولیس افسران نے اپنا استعفیٰ دیا ہے اور یہاں وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ان کو نکال دیا گیا ہے کیا ہم ان کا استعفیٰ سمجھیں یا ان کو نکالا گیا ہے یہ دو مختلف چیزیں ہیں اس کا جواب دیا جائے۔ اور واضح اخبار میں بھی آیا ہے کہ انہوں نے استعفیٰ دیا ہے مگر اب یہاں کہا جا رہا ہے کہ ان پولیس افسران کو نکالا گیا ہے۔ یہ دو مختلف نکتے ہیں جن کا جواب دیا جائے۔

**جناب اسپیکر**:۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر طریقہ ہوگا کہ یا تو معزز رکن جنہوں نے سوال کیا ہے وہ وزیر صاحب کے چیمبر میں اپنی کلیریفیکیشن مانگیں یا پھر اس سوال کو ملتوی کیا جائے تاکہ بعد میں متعلقہ وزیر صحیح جواب دے سکیں۔ اگلا سوال ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔ دریافت کریں۔

۱۲۴ **مسٹر ارجن داس بگٹی** :۔ کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان کے دیگر تینوں صوبوں میں صوبائی پولیس کا درجہ بڑھایا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو بلوچستان میں پولیس کا درجہ نہ بڑھانے کی کیا وجہ ہے، تفصیل دی جائے ؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات**

(الف) ہاں یہ درست ہے۔ کہ پاکستان کے دیگر تینوں صوبوں میں صوبائی پولیس کا درجہ بڑھایا گیا ہے ۔

(ب) دیگر صوبوں کی طرح بلوچستان میں بھی صوبائی پولیس کا درجہ بڑھانے کا عمل شروع ہو چکا ہے ۔ اس ضمن میں تمام کارروائی مکمل کر کے محکمہ خزانہ کو بھجوایا گیا ہے محکمہ خزانہ کی منظوری کے بعد اس بارے میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی**

جناب اسپیکر! جناب سرور خان کاکڑ صاحب نے پہلے کہا تھا کہ ہم پولیس کے بڑے ہمدرد ہیں ۔ جناب اچھے آفیسروں کے متعلق اچھی باتیں کرنا ہمارا فرض بنتا ہے ۔
جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کارروائی محکمہ خزانہ کو کب بھجوائی گئی ؟

## وزیر خزانہ

جناب اسپیکر! ہم اس کو پراسس (process) کر رہے ہیں۔ بہت جلد ہم اس پر عمل درآمد کر کے معزز رکن کو اطلاع دے دینگے۔ وہ اپنے معزز پولیس کے دوستوں کو کہیں کہ ہم بہت جلد یہ کرنے والے ہیں۔

## مسٹر ارجن داس بگٹی

جناب اسپیکر! میں نواب صاحب کا شکر گزار ہوں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ اس مسئلہ پر جو توقف ہو رہا ہے، اس بارے میں وزیر خزانہ صاحب کچھ روشنی ڈالیں گے۔

## وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب اسپیکر! یہ حکومت کا مسئلہ ہے۔ معزز رکن کو بتا دیا گیا ہے کہ یہ معاملات محکمہ خزانہ کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود معزز رکن کہتے ہیں کہ کب ہوگا کس وقت ہوگا اور یہ تو ایسی بات ہے۔

## مسٹر ارجن داس بگٹی

جناب اسپیکر! آپ نے جمہوری روایات کو قائم رکھنا ہے۔ جناب مبہم قسم کے جوابات وہاں سے آرہے ہیں۔ کوئی تسلی اور کوئی تشفی نہیں ہو رہی ہے واضح الفاظ میں جوابات نہیں آرہے ہیں۔

## جناب اسپیکر

جہانتک آپ کے اس سوال کا جواب ہے۔ وزیر خزانہ صاحب نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ تمام چیزیں جو آپ پوچھنا چاہتے ہیں یہ ان کے پاس آچکا ہے اور وہ اس سلسلے میں کارروائی کر رہے ہیں۔ کیا آپ اس سلسلہ میں مزید کچھ پوچھنا چاہینگے؟

## مسٹر ارجن داس بگٹی

جناب اسپیکر! میرا اگلا سوال نمبر ۱۲۹- ہے۔

# مسٹر ارجن داس بگٹی

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء کو ڈیرہ مراد جمالی میں ایک واقعہ میں ہندو دکانداروں کو مالی نقصان ہوا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس نقصان کی کل لاگت کس قدر ہے۔ نیز متاثرہ افراد کے نام اور ان کی نقصانات کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جاتے اور یہ بھی بتایا جاتے کہ حکومت نے متاثرہ افراد کی کس حد تک بحالی اور انہیں معاوضہ دے چکی ہے۔

## وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء کو عام لوگوں نے بابری مسجد کے بے حرمتی کے خلاف ڈیرہ مراد جمالی میں ایک جلوس نکالا اور کچھ دکانوں کو مالی نقصان پہنچایا۔

(ب) متاثرین کے حلفیہ بیان کے مطابق نقصانات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ نقصانات مندر ڈیرہ مراد جمالی | ۲,۰۰,۰۰۰/- روپے |
| ۲۔ دکاندار کالو مل دیوان چند | ۶,۰۰,۰۰۰/= " |
| ۳۔ دکاندار بابو لال اشوک مل | ۲,۰۰,۰۰۰/= " |
| ۴۔ دکاندار پسو رام سمانہ مل | ۶,۵۰,۰۰۰/= " |
| ۵۔ دکاندار گوکش مل پریتیم مل | ۵,۵۰,۰۰۰/= " |
| ۶۔ دکاندار دولت رام گھنشام داس | ۲,۸۰,۶۹۱/= " |
| ۷۔ دکاندار موتی مل شاول مل | ۲,۰۰,۰۰۰/= " |
| ۸۔ دکاندار گھنشام داس رام چند | ۶,۵۰,۰۰۰/= " |
| ۹۔ دکاندار تارا چند نوند رام | ۱,۵۰,۰۰۰/= " |
| ۱۰۔ دکاندار مانک لعل شمن مل | ۲۲,۱۰۰/= " |
| ۱۱۔ دکاندار چندا رام دامن مل | ۱۰,۰۰۰/= " |
| ۱۲۔ دکاندار روشن لعل پریتیم داس | ۳۲,۰۰۰/= " |
| ۱۳۔ دکاندار بے من داس نانک مل | ۲۳,۰۰۰/= " |
| ۱۴۔ دکاندار آنہ مل گربچن دتہ مل | ۹,۲۰۰/= " |

| | |
|---|---|
| ۱۵ر دکاندار اشوک کمار جمیرا مل | ۱۲،۰۵۰/= روپے |
| ۱۶ر دکاندار بانیم راج داس گیان چند | ۳۰،۰۲۴/= " |
| ۱۷ر دکاندار ہرپال داس گوپومل | ۳،۰۰،۰۰۰/= " |
| ۱۸ر دکاندار بگوان داس ستارام داس | ۴،۰۲،۵۵۰/= " |
| ۱۹ر دکاندار ساگومل ماتومل | ۲،۰۰،۰۰۰/= " |
| ۲۰ر دکاندار لوشن داس اشوک کمار | ۲،۰۰،۰۰۰/= " |
| ۲۱ر دکاندار نندمل گاریہ مل | ۲۱،۲۵۰/= روپے |
| ۲۲ر دکاندار کالومل آغامل | ۲۵،۷۰۰/= " |
| ۲۳ر دکاندار اٹل مل لیڈمل | ۲۵،۰۰۰/= " |
| ۲۴ر دکاندار ہری مل کرپال داس | ۲۰،۰۰۰/= " |
| ۲۵ر دکاندار ساچہ نند سیرومل | 19،950/= " |
| ۲۶ر دکاندار خوب چند گورمگ داس | ۱۰،۰۰۰/= روپے |
| ۲۷ر دکاندار دیپ چند راجومل | ۲،۵۰،۰۰۰/= " |
| ۲۸ر دکاندار محمد خان | ۴۰،۰۰۰/= " |
| ۲۹ر دکاندار نبی بخش | ۱۳،۰۰۰/= " |
| ۳۰ر دکاندار فقیر محمد | ۵،۰۰۰/= " |
| ۳۱ر دکاندار عبدالحکیم | ۶،۰۰۰/= " |

کل رقم ——————— ۵۱،۵۸،۵۲۳/- روپے

نقصانات کا معاوضہ کی ادائیگی کا معاملہ ابھی تک حکومت کے زیر غور ہے

اور جلد ہی متاثرین کو امداد دینے کا حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

## مسٹر ارجن داس بگٹی

جناب اسپیکر! یہ ظاہر بات ہے کہ ہم نے ملک پاکستان کی اس پاک سرزمین کی مٹی سے جنم لیا ہے۔ ہم پہلے پاکستانی ہیں اس کے بعد کچھ اور ہیں۔ جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ بابری مسجد کی بے حرمتی کے خلاف ہم نے پریس میں کہا ہے کہ وہاں جو کچھ ہوا ہے ہم نے اس کی بار بار مذمت کی ہے۔ جناب اسپیکر! ہم بڑے دکھ سے کہتے ہیں کہ بھائی ہم تو آپ کے بھائی ہیں۔ ہم نے اس سرزمین میں جنم لیا ہے ہم ہر دکھ سکھ میں آپ کے شریک ہیں اور آپ نے اس چیز کو تسلیم کر لیا کہ تقریباً پانچ لاکھ روپے کے قریب ہمارے ہندو بھائیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ یہ لوگ ہمارے قائد ایوان کے ضلع سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ غریبوں کا جتنا نقصان ہوا ہے اس کے ازالہ میں یہ تاخیر کیوں برتا جا رہا ہے، جب کہ وہ نقصان دانستہ نہیں تھا۔ جناب اسپیکر! اس سلسلے میں قائد ایوان صاحب نے یہ یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ اس چیز کا ازالہ کیا جائے گا، لیکن آج تک اس پر غور کیا جا رہا ہے۔ یہ غور کب تک چلتا رہے گا؟

## وزیر مواصلات و تعمیرات!

جناب اسپیکر! یہ معاملہ حکومت کے پاس زیر غور ہے اور انشاء اللہ اس سلسلے میں جلد فیصلہ ہو جائے گا۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی**

جناب اسپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ میرا اگلا سوال آرہا ہے میں نمبر ۱۳۲ کے حوالہ سے کہونگا کہ ہمارے کچھ طلبہ اس حادثہ کا شکار ہوئے۔ ان کو نو بحال کر دیا گیا...... مداخلت

**جناب اسپیکر**

محترم ارجن داس صاحب آپ کے سوال کے جواب کے سلسلے میں وضاحت چاہیئے۔ آپ کے سوال کے دو حصے ہیں۔ ایک تو آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کل لاگت کس قدر ہے اور دوسرا یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ متاثرہ افراد کی کس حد تک بحال ہوئے ہے۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی**

جناب اسپیکر! میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ وزیر صاحب یہ فرما رہے کہ یہ حکومت کے زیر غور ہے اور بہت جلد ہی متاثرین کو امداد دینے کا حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ جناب یہ میرا حق بنتا ہے کہ میں پوچھو۔ جناب میں بڑے ادب اور بڑے احترام سے پوچھتا ہو کہ یہ معاوضہ آپ انکو کب تک دیں گے ؟

**وزیر خزانہ**

جناب اسپیکر! معزز رکن کو چاہیئے تھا کہ جب جناب ہمایوں مری صاحب کیئرٹیکر وزیر اعلیٰ تھے، اس وقت ان کی حکومت تھی اس وقت وہ کر دیتے۔ جناب

ہم آپ کو یقین دہانی کرار ہے کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں۔ ہم سے جو بھی ہو سکا ہم ان کی مدد کریں گے۔ ہندو برادری اور اسی طرح عیسائی برادری ہمارے لئے محترم ہیں۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ وہ ہمارے دکھ سکھ میں شریک ہیں۔

**جناب ارجن داس بگٹی** بڑی مہربانی جناب بڑی مہربانی۔

**میر ہمایوں خان مری** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر!

**جناب اسپیکر** جی فرمائیں ہمایوں مری صاحب

**میر ہمایوں خان مری**

جناب اسپیکر! میرے محترم وزیر خزانہ صاحب ہر بات پر کہتے ہیں اس وقت ایسا ہوا اس وقت ویسا ہوا۔ بلوچستان ایک ٹرائیبل سیٹ اپ ہے۔ (tribal set up)

ہم یہاں بلوچستان کے لوگوں کے منتخب نمائندے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے بلوچستان کے لوگوں کے مسئلوں کو ہم اور آپ ہی حل کریں گے۔ اسطرف بیٹھے ہوئے ہمارے بھائی ہیں۔ ہم دونوں یہاں بلوچستان کے لوگوں اور سرزمین بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہیں میں جذباتی حوالہ سے یہ بات نہیں کر رہا ہوں۔ بلوچستان میں جہاں بھی ہمارے کسی بھائی کو تکلیف پہنچی ہم نے ان کی مدد کی۔ یہ ہماری روایت بھی ہے کہ جب بھی ہمارے کسی بھائی کو تکلیف یا درد پہنچے ہم ان کا ہاتھ بٹائیں۔ میرا خیال ہے کہ کچھ بھی سے ہم پرہیز کریں یہی بہتر طریقہ ہے

**جناب اسپیکر!** اگلا سوال بھی مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔

**۱۳۲ مسٹر ارجن داس بگٹی**

کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۱۲ نومبر کو ڈیرہ مراد جمالی میں ایک واقعہ میں کچھ بے گناہ طلباء ھلاک / زخمی ہوئے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ہلاک اور زخمی ہونے والے طلباء کو یا ان کے والدین / ورثاء کو کس قدر معاوضہ دیا گیا ؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات**

ہاں یہ درست ہے کہ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء کو عام لوگوں نے بابری مسجد کی بے حرمتی کے خلاف ڈیرہ مراد جمالی میں ایک جلوس نکالا۔ اور ایک طالب العلم مسمی روشن علی ہلاک ہوا اور محمد اسلم عبدالغفور اور بہاول زخمی ہوئے۔

(ب) مندرجہ ذیل کو معاوضہ دیا جا چکا ہے۔

(۱) مرحوم روشن علی کے ورثاء کو مبلغ پچاس ہزار روپے

(۲) زخمی محمد اسلم کو ۲۵ ہزار روپے

(۳) زخمی عبدالغفور کو پچیس ۲۵ ہزار روپے

(۴) زخمی بہاول خان کو پچیس ۲۵ ہزار روپے

**جناب اسپیکر!** ارجن داس بگٹی صاحب۔ اگر آپ پوچھنا چاہیں تو ایک سوال مزید پوچھ سکتے ہیں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی!** جناب اسپیکر میں اتنی گذارش کرونگا۔ کہ نواب بیسانی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔ اور ساتھ ہی میں اپنے قائد ایوان صاحب سے بھی گذارش کرونگا کہ وہ بھی اپنے سینے میں درد منددل رکھتے ہیں۔ یقیناً وہ اپنے ڈسٹرکٹ کے متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی جلد فراہم کرائیں گے شکریہ۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی!** جناب اسپیکر وزیر صاحب کا جواب یقیناً ایک خوش آئند اور قابل تحسین ہے۔ بڑی اچھی بات ہے کہ انہوں نے ہلاک اور زخمی ہونے والے طلباء کے ورثاء کو معاوضہ فراہم کیا خدا اس کا اجر آپ کو دے جناب اسپیکر میں معذرت کے ساتھ کہونگا۔ کہ نواب صاحب پچھلی گورنمنٹ کا حوالہ دے رہے تھے کہ جناب آپ کے دور میں ہوا۔ تو لیجئے اگر جو نیک کام ہم سے ادھورے رہ گئے جنہیں ہم مکمل نہ کر سکیں یا پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں تو جناب نواب صاحب آپ ان کو مکمل کرلیں نیک کاموں میں دیر کس بات کی۔ خدا کرے کہ جمہوریت کو آپ زندہ و پائندہ رکھ سکیں شکریہ

**جناب اسپیکر** اگلا سوال

## ۱۲۳ مسٹر ارجن داس بگٹی

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۱ کو کلی کربلا پشین میں ۳۰ ڈاکوؤں نے ایک گھر کو لوٹ لیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل بتلائی جائے نیز کیا ان ڈاکوؤں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے یا نہیں ؟

## وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) و ب ہاں یہ درست ہے کہ تقریباً ۳۰ نامعلوم ڈاکوؤں نے ۲۳ اور ۲۴ جنوری کی درمیانی رات کو ایک شخص مسٹر ریاض کلی کربلا پشین کے گھر داخل ہوئے اور زبردستی نقد رقم اور سونا لوٹ کرلے گئے اہل خانہ کے مطابق ڈاکو افغان مہاجرین معلوم ہوتے تھے۔ ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ تفتیش جاری ہے۔

## میر ظہور حسین خان کھوسہ

جناب اسپیکر جن لوگوں کو معاوضہ دیا گیا ہے۔ وہ اتنا کم ہے، حالانکہ وہ بے گناہ تھے۔ اور وہ پرامن جلوس نکال کر واپس جارہے تھے۔ کہ ان پر فائرنگ کی گئی میری التماس ہے کہ ان کا معاوضہ کچھ بڑھایا جائے۔

**جناب اسپیکر**

میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب چونکہ اس وقت ایک مخصوص سوال کے متعلق بات ہو رہی ہے۔ اگر آپ ذاتی طور پر اپنی بات وزیر خزانہ یا وزیر اعلیٰ صاحب سے کہہ سکتے ہیں اور اس پر وہاں غور نہیں ہوتا تو آپ علیحدہ سوال بھجوا سکتے ہیں۔

## اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کے پینل کا اعلان

**جناب اسپیکر۔**

سوالات کا مرحلہ طے ہونے کے بعد اب سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

**مسٹر الٰہی بخش بھنگر سیکرٹری اسمبلی** بسم اللہ الرحمن الرحیم ط بلوچستان اسمبلی کے قواعد وانضباط کے قائدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے اعلیٰ ترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔ جو اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی عدم موجودگی میں صدارت کریں گے۔

۱۔ جناب سعید احمد ہاشمی۔
۲۔ جناب نواب محمد اسلم خان رئیسانی
۳۔ جناب عبد الحمید خان اچکزئی
۴۔ جناب میر ظہور حسین خان کھوسہ

## رخصت کی درخواستیں

**جناب اسپیکر!** اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں گے۔

**سیکرٹری اسمبلی۔** میر حسین اشرف صاحب نے درخواست دی ہے۔ کہ وہ کسی میٹنگ کے سلسلے میں کراچی لاہور اور اسلام آباد جا رہے ہیں۔ اور ۳ مارچ تا ۱۰ مارچ تک دوران اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انہیں ان دنوں کی رخصت دی جائے

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے۔ کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسمبلی۔** نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ بین الصوبائی کمیٹی اجلاس میں شرکت کے لیے اسلام آباد جا رہے ہیں اور انہوں نے ۳ مارچ ۹۱ سے سات یوم کی رخصت طلب کی ہے۔ لہذا انہیں اس دوران اجلاس سے رخصت دی جائے۔

**جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسمبلی!** سردار محمد طاہر خان لونی صاحب نے درخواست دی ہے۔ کہ وہ علاج کے غرض سے کراچی جا رہے ہیں۔ مورخہ ۳ مارچ ۹۱ تا ۱۰ مارچ ۹۱ کے دوران اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا انہیں ان دنوں کی رخصت دی جائے۔

**جناب اسپیکر!** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔(رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسمبلی** ۔ نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب کی درخواست ان کی جانب سے میر علی محمد نوتیزئی صاحب نے دی ہے۔ کہ کل رات سے انہیں سخت بخار ہے۔ اور وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ۔ لہذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے۔ کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

**سیکرٹری اسمبلی** ۔ سعید احمد ہاشمی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ کوئٹہ شہر سے باہر جا رہے ہیں ۔ اور ۳ مارچ ۹۱ تا ۶ مارچ ۹۱ کے دوران اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا انہیں ان دنوں کی رخصت دی جائے ۔

**جناب اسپیکر** ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

## تحریک استحقاق نمبر ۱

**جناب اسپیکر** ۔ عبدالقہار صاحب نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے لہذا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**مسٹر عبدالقہار خان** ۔ جناب اسپیکر ۔ آپ کی اجازت سے میں ایوان میں یہ

تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

جناب میں نے ۱۴ جنوری کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں یونیورسٹی ایکٹ کے نفاذ کے سلسلے میں نوٹس دیا۔ اسمبلی سیکرٹریٹ نے مجھے ۹۹ نمبر سوال کی نقل فراہم کی ۔ جس کا سیریل نمبر ۹۹ درج ہے۔ آج کے جوابات میں سوال نمبر ۹۹ کو معزز رکن اسمبلی جناب عبدالکریم نوشیروانی سے منسوب کیا گیا ہے۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری تحریک استحقاق بحث کے لئے منظور کی جائے۔ تاکہ اس غلطی کے پیچھے کارفرما مقاصد معلوم کئے جائیں۔ اور غلطی کے مرتکب فرد یا افراد کی نشاندہی ہو سکے اور آئندہ کے لئے ایسی غلطیوں کی روک تھام ہو سکے۔

**مسٹر اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی۔ یہ ہے کہ میں نے ۱۴ جنوری کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں یونیورسٹی ایکٹ کی نفاذ کے سلسلے میں نوٹس دیا۔ اسمبلی سیکرٹریٹ نے مجھے ۹۹ نمبر سوال کی نقل فراہم کی جس کا سیریل نمبر ۹۹ درج ہے آج کے جوابات میں سوال نمبر ۹۹ کو معزز رکن اسمبلی جناب عبدالکریم نوشیروانی سے منسوب کیا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا تحریک استحقاق بحث کے لئے منظور کی جائے تاکہ اس غلطی کے پیچھے کارفرما مقاصد معلوم کئے جائیں اور غلطی کے مرتکب فرد یا افراد کی نشاندہی ہو سکے اور آئندہ کے لئے ایسی غلطیوں کی روک تھام ہو سکے۔

**مسٹر عبدالقہار خان!** جناب اسپیکر میں نے ۱۶ فروری کو وزیر داخلہ کو تین سوالات کا نوٹس دیا تھا۔ لیکن ان کے جوابات پیش نہیں کئے گئے جس سے میرا استحقاق

مجروح ہوا ہے۔ لہذا جناب اسپیکر اس کا ازالہ کیا جائے۔ شکریہ

**جناب اسپیکر۔** عبدالقہار خان صاحب صورت حال اس طرح ہے کہ آپ کے ایک سوال کا جواب آج کے اجلاس میں تھا۔ دوسرا سوال نمبر ۹۵ آپ نے وزیر داخلہ سے پوچھا تھا۔ لیکن وہاں سے یہ جواب آیا ہے۔ کہ ارسال کردہ سوال کا تعلق محکمہ منصوبہ بندی سے ہے۔ محکمہ داخلہ سے نہیں۔ سوال نمبر ۹۵ کو محکمہ منصوبہ بندی کو بھیجا گیا ہے اور اس کا جواب ۵ مارچ کی کارروائی میں آئے گا۔ باقی آپ کے سوالات نمبر ۱۷۹،۱۸۰ اور ۱۸۰ رہ جاتے ہیں جنہیں اسمبلی سیکرٹریٹ نے ۲۴ فروری کو متعلقہ محکموں کو بھیج دیا ہے چونکہ آج ان کی پندرہ دن کی معیاد پوری نہیں تھی اس لئے یہ آج کی کارروائی میں شامل نہیں جب بھی ان سوالات کی مدت معیاد آئیگی تو ان کے جوابات آپ کے سامنے آئینگے۔ اس لئے آپ کا استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ اگر آپ کے سوالات بلکل ڈراپ ہوتے تو تب آپ تحریک استحقاق پیش کرسکتے تھے اس لئے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۷۵ کے تحت میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

## تحریک التوا نمبر۔ ۱

**جناب اسپیکر۔** اس کے بعد ایک تحریک التوا ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی ہے جس کا نوٹس ہمیں دو مارچ کو ملا ہے میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک التوا پڑھیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التوا ر پیش کرتا ہوں کہ یہ

اس معزز ایوان سمیت پوری دنیا کو معلوم ہے کہ گذشتہ سات ماہ سے امریکہ اور اس کے اتحادی اور صہونی حلیفوں نے تاریخ کا ایک بدترین بحران پیدا کر لیا ہے۔ جس نے بالآخر ایک تباہ کن جنگ کی صورت اختیار کر لی اس دوران دنیا کے کونے کونے سے اس سامراجی اتحادیوں کے خلاف مظاہرے اور احتجاج انسانیت نے اس جنگ جو یانہ اتحاد کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کیا کیا۔ ہم نے بھی صہونی مفادات کے حامل اس عسکریت پسندی اور خونریزی کی ہر ممکن و ہر گونہ مخالفت کی۔ اس سلسلے میں ہماری پارٹی نے ہنگامی طور پر صوبائی اسمبلی کے اجلاس بلانے اور خلیجی مسئلہ پر غور و غوص کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا گیا اب گو کہ بہت دیر سے اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ لہذا الیوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ ڈاکٹر مالک صاحب کی تحریک التوا ر یہ ہے کہ :۔

اس معزز الیوان سمیت پوری دنیا کو معلوم ہے کہ گذشتہ سات ماہ سے امریکہ اور اس کے اتحادی اور صہیونی حلیفوں نے تاریخ کا ایک بدترین بحران پیدا کر لیا ہے جس نے بالآخر ایک تباہ کن جنگ کی صورت اختیار کر لی۔ اس دوران دنیا کے کونے کونے سے اس سامراجی اتحادیوں کے خلاف مظاہرے اور احتجاج انسانیت نے اس جنگ کو جو یانہ اتحاد کیخلاف اپنی نفرت کا اظہار کیا۔ ہم نے بھی صیہونی مفادات

کے حامل اس عسکریت پسندی اور خون ریزی کی ہر گونہ مخالفت کی۔ اس سلسلے میں ہماری پارٹی نے ہنگامی طور پر صوبائی اسمبلی کے اجلاس بلانے اور خلیجی مسئلہ پر غور و غوص کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا گیا اب گو کہ بہت دیر سے اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

**مسٹر محمد سرور خان کاکڑ** (وزیر مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے جو تحریک التواء پیش کی ہے اگرچہ یہ بڑی اہمیت کی حامل ہے لیکن یہ فوری اہمیت کی حامل نہیں۔ جناب اسپیکر۔ چونکہ گلف وار شروع ہو کر ختم بھی ہو چکی ہے اس کے علاوہ اس مسئلہ پر قومی اسمبلی میں تقریباً سارا سیشن بحث ہوتی رہی ہے یہ مسئلہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے اس میں فارن پالیسی اور ڈیفنس پالیسی انوالو (involve) ہے لہٰذا میں اس بنیاد پر اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر** اب میں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک التواء کی ایڈمیزایبلٹی (admissibility) کے متعلق کچھ کہیں۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** جناب اسپیکر صاحب۔ تھینک یو۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ پہلے مجھے بولنے کا حق ہوتا اس کے بعد وہ اس کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ لیکن میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے کم از کم میری تحریک التواء کو ایوان میں لاتے اور اس کو اپنے چیمبر میں (Kill) نہیں کیا۔ مہربانی

جناب اسپیکر صاحب اور معزز ایوان ۔ آج دنیا پر ایک چیز بالکل واضح ہو چکی ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ امریکی سامراج اپنی سیاسی معاشی اور فوجی بالا دستی قائم کرنا چاہتا ہے ۔ ہم اس مسئلہ پر شروع ہی سے یہ سمجھتے تھے ۔ کہ امریکی سامراج ۔ دنیا پر اپنے جبر و بربیت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے وہ جہاں کہیں بھی مظلوم طبقے اور محروم قوموں پر اپنے مفادات کی خاطر کسی قسم کی پرواہ کئے بغیر اپنی بالادستی قائم رکھنا چاہتا ہے ۔ اور دنیا پر واضح ہو چکا ہے کہ امریکی سامراج نے عراق پر جو تباہ کن ..........

**جناب اسپیکر ۔** اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب سے گذارش کروں گا ۔ کہ ان کا فرمان بجا اور اپنی جگہ پر درست ہے لیکن اس وقت ان کی ایڈجرنمنٹ موشن (admissible) ہونے کے متعلق فرمائیں ۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔** مسٹر اسپیکر صاحب ۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جنگ میں دو چیزیں بالکل واضح ہو چکی ہیں ایک تو امریکی سامراج کی پالیسی اور دوسری ہمارے حکمرانوں کی امریکہ نواز پالیسی کہ ہم غیر جانبدار پالیسی کا ڈھونگ رچاتے تھے اور ہم کہتے تھے کہ امت مسلمہ اور اسلام کی بالادستی کے لئے امریکی مفاد سے بالاتر ہو کر سب کچھ کر رہے ہیں ۔ لیکن یہ بات واضح ہو چکی ہے ۔ پاکستان بنتے ہی یعنی انیس سو سینتالیس کی آزادی سے پہلے ہی قائد اعظم نے امریکہ کو اپنی حمایت کا یقین دلایا تھا ۔ اور اس کے بعد غلام محمد سکندر مرزا سے لیکر آج تک ہمارے جتنے بھی حکمران ہیں وہ امریکی مفادات کے تابع ہیں اور یہاں

عوام کے جذبات کو بالائے طاق رکھ کر صرف اور صرف اپنے آقاؤں کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ تھینک یو سر۔

**میر باز خان کھیتران**۔ جناب اسپیکر۔ میری رائے اس حد تک ضروری ہے کہ عراق کے شہداء اور مسلمان بھائیوں کے لئے ایوان میں فاتحہ خوانی کی جائے۔ باقی قواعد وضوابط کے تحت اگر آپ اُسے جس قابل بھی سمجھیں وہ آپ کا حق بنتا ہے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ**۔ جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں یہاں امریکہ مذمت کی قرارداد پیش کی جائے کیونکہ اس نے ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا ہے۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ** جناب اسپیکر۔ ایک چیز آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جیسا کہ میر ظہور خان کھوسہ صاحب نے کہا شاید میں آپ کے نوٹس میں نہیں لایا کہ امریکہ نے جو عمل کیا اس کے بارے میں ہماری مختلف رائے نہیں ہونا چاہیئے اس بارے میں پاکستان کی جو خارجہ پالیسی ہے ہمیں اسمبلی کے اس اجلاس میں اپنے دوٹوک موقف کا اظہار کرنا چاہیئے ورنہ بصورت دیگر ہم نے باہر جو بھی جلسے اور جلوس کئے وہ بالکل بکواس تھے اور ڈھکوسلہ تھے لہٰذا جو موقف ہم اسمبلی سے باہر رکھتے ہیں وہی موقف اسمبلی کے اندر بھی اختیار کرنا چاہیئے اگر ہم امریکی سامراج کی مذمت کرتے ہیں تو پاکستان کی خارجہ پالیسی کی مذمت کرتے ہیں امریکی سامراج نے عراقی عوام کی جتنی قتل و غارت گری کی اس میں ہماری پاکستانی افواج بھی اتنی ہی ملوث ہے جتنا امریکی اور دوسرے اتحادی

ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اسکو جوڑ لیں یعنی جہاں پر ہم امریکہ کے مخالف ہیں وہاں ہم پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بھی مخالف ہیں .....

**وزیر مواصلات** : تھیرات۔ جناب اسپیکر۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے اسمبلی کے قواعد وضوابط [illegible] قرارداد پیش کرنے کے لئے ایک ہفتہ پہلے نوٹس دیا جاتا ہے [illegible] موصوف نے ابھی خود کہا کہ قرارداد .......

**جناب اسپیکر** : [illegible] ابھی آپکو اس کا جواب دیتا ہوں۔

**وزیر مواصلات** : تھیرات۔ جناب [illegible] سے پہلے [illegible] عرض کیا کہ یہ معاملہ پیش ہو [illegible] ...

**جناب اسپیکر** : [illegible] کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں ...... ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ** : جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ خلیج کی جنگ شروع ہوئی اور ختم بھی ہو گئی لیکن میں کہتا ہوں کہ اس کا آدھا حصہ تو ختم ہو گیا ہے جس مقصد کے لئے یہ جنگ شروع کی گئی تھی اس کا بنیادی حصہ ابھی شروع ہوا ہے اس جنگ کے اثرات کیا ہوں گے۔ امریکی فوجوں کا وہاں سے نکلنا وغیرہ یہ ساری باتیں ہم نے اس ایوان میں دیکھنا ہیں کہ

اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ امریکی فوجوں نے وہاں رہنے کے لئے اور خلیج کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا جواز بنایا ہوا ہے۔ ہم ان تمام طریقوں پر اظہار کریں اور اس معزز ایوان میں امریکی ایکشن کو ہم (condemn) کریں۔ مہربانی۔

**جناب اسپیکر۔** ان کے ایک حصہ کا جواب تو قاعدہ ۱۷ میں ہے (وزیر مواصلات وتعمیرات سے مخاطب ہوتے ہوئے) بلکہ جناب قاعدہ ۱۷ کے تحت تحریک التواء کے لئے ایک گھنٹہ کا نوٹس درکار ہے جس میں کوئی مسئلہ اٹھانا مقصود ہو۔ لیکن قرارداد کے لئے ایک ہفتہ کا نوٹس درکار ہے۔

**وزیر مواصلات وتعمیرات۔** جناب آپ تحریک التواء کہہ رہے ہیں
[illegible]

(مداخلت)

**مسٹر عبدالقہار خان۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر یہ قرارداد نہیں بلکہ تحریک التواء ہے۔

**وزیر مواصلات وتعمیرات۔** جناب اسپیکر۔ تحریک التواء کے لئے ایک گھنٹہ کا نوٹس دیا گیا جس کے بارے میں میں نے عرض کیا کہ فوری اہمیت کا حامل مسئلہ نہیں ہے یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے قومی اسمبلی اسلام آباد میں ہمارے نمائندگان نے پہلے ہی اس پر بحث کی ہے۔ میرے خیال میں اسے ایڈمٹ نہ کیا

جائے۔ کیونکہ یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں رہا۔ جاری۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ سر۔ میں سرور خان صاحب کے علم میں یہ بات لاؤنگا کہ یہ مسئلہ بلوچستان سے متعلق ہے۔ میں ساری انسانیت سے متعلق ہے اگر جنگ مزید جاری رہے تو اس کے اثرات بلوچستان میں پڑ رہیں گے۔ کیونکہ مزید پٹیاکورت (Cantatour) کے حوالے سے جو پلاننگ ہوئی ہے۔ اس جنگ میں بغیر پوچھے ، مکران کوسٹ کو استعمال کر سکتے ہیں۔ آج یہاں کا ہر فرد اور ہر پارٹی اس میں (involve) رہی ہے جب سے جنگ ہوئی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ سرور خان اسے کس حوالے سے نلے رہے ہیں۔

**میر تاج محمد خان جمالی** (قائد ایوان) جناب والا! میرے خیال میں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اپنی تحریک سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں۔ یہ فارن پالیسی کی بات ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت میں سب کے نمائندے ہیں وہاں پر اس پر بڑی تفصیل بحث ہو چکی ہے۔ میری درخواست ہے کہ اب اس مسئلہ کو نہ اٹھایا جائے۔ تو بہتر ہوگا۔

**ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب والا! میں نے اس مسئلہ کو اٹھایا ہوا ہے۔ اور میرا اسٹینڈ بھی یہی ہے۔ کہ ۔۔۔

**جناب اسپیکر۔** آپ نے اپنی بات مکمل کر لی۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب والا! آپ نے اس پر اڈمیسبیلیٹی دے دی ہے یا نہیں؟ تاکہ اس پر مزید بحث ہو۔ جناب اسپیکر! آپ اس پر اپنی رولنگ دے دیں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی :۔** جناب والا قاعدہ نمبر ۸۵ آپ کو یہ اختیار دے رہا ہے کہ آپ ہاؤس کے ارکان کی رائے لیں اگر تعداد چھٹے حصہ سے زائد ہو تو آپ اسے منظور کر لیں۔ اور اگر چھٹے حصہ سے کم ہو تو آپ اس بارے میں متعلقہ ممبر کو مطلع کر دیں کہ اجازت نہیں ملے گی۔

**مسٹر ظہور حسین خان کھوسہ :۔** جناب والا! جمعیت علماء اسلام کا باہر بہت اچھا رول تھا لیکن یہاں وہ بالکل خاموش ہیں۔ اگر وہ اس بارے میں کچھ بتا سکیں۔؟

**جناب اسپیکر۔** اس طرح کی ایک دوسری تحریک التواء بھی ہے وہ بھی اس مسئلہ سے متعلق ہے۔ میں جناب عبدالقہار صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک التواء پڑھیں۔

**مسٹر عبدالقہار خان :۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :۔

امریکہ اور اس کے خود ساختہ شیطانی اتحاد نے عرب ملت کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے اور اسرائیل کی بالادستی کے قیام کے لئے کویت کی نام

نہاد آزادی کا بہانہ کر کے عراق کے خلاف مسلح جارحیت شروع کیا شہروں پہ ہوائی حملوں اور میزائیل کی انسانیت سوز بارش شروع کی سکولوں، اسپتالوں مسجدوں، کارخانوں، مقدس مقامات اور عوام الناس کے مرکزوں کو نشانہ بنایا گیا۔ حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں کی پناہ گاہ پر میزائل برسائے گئے۔ بالآخر عراق نے سوویت یونین کی جانب سے پیش کردہ امن منصوبے کو قبول کرتے ہوئے کویت سے نکلنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن اس کے باوجود امریکہ اور اس کے پٹھوؤں نے عراق کے خلاف زمینی حملہ شروع کیا۔ عراق نے جرأت مندانہ مزاحمت کے ساتھ اقوام متحدہ کی تمام قراردادوں پر عمل درآمد کرنے کا اعلان کیا۔ مگر امریکہ نے عراق کو تباہ کرنے کی انسانیت کش مہم جاری رکھی، اور عراق کی بین الاقوامی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے عراق کے اندر فوجیں داخل کیں۔ امریکہ نے جنگ بندی کے باوجود ابھی تک فوجیں عراق سے باہر نہیں نکالی ہیں۔ لیکن اشتعال انگیز کارروائیاں جاری رکھی ہیں۔ غازی صدام حسین کو عراق کی اقتدار سے بے دخل کرنے اور عراق کی فوجی قوت کو ختم کرنے کی کوششیں جاری ہیں پاکستان کی حکومت نے عوام کی احساسات کے برعکس امریکہ کی شیطانی اتحاد میں شامل ہوکر عراق کے خلاف ناقابل معافی جرائم کیے۔ عراق کے خلاف امریکہ وانحادیوں کی فوجی جارحیت و بربریت اور خلیج میں امریکہ و شیطانی قاتل فوجوں کی موجودگی عرب ملت مسلمانوں کے مقدس مقامات اور عالم انسانیت کے لئے باعث خطرہ ہے اس لئے ایوان کی عام کارروائی کو روک دیا جائے۔ اور امریکی جارحیت و خلیج میں موجودگی پر بحث کی جائے۔

**جناب اسپیکر۔** تحریک التوا جو پیش کی گئی تھی یہ ہے :۔

امریکہ اور اس کے خود ساختہ شیطانی اتحاد نے عرب ملت کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے اور اسرائیل کی بالادستی کے قیام کے لئے کویت کی نام نہاد آزادی کا بہانہ کرکے عراق کے خلاف مسلح جارحیت شروع کیا شہروں پر ہوائی حملوں اور میزائیل کی انسانیت سوز بارش شروع کی سکولوں، اسپتالوں، مسجدوں، کارخانوں، مقدس مقامات اور عوام الناس کے مرکزوں کو نشانہ بنایا گیا۔ حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں کی پناہ گاہ پر میزائیل برسائے گئے۔ بالآخر عراق نے سوویت یونین کی جانب سے پیش کردہ امن منصوبے کو قبول کرتے ہوئے کویت سے نکلنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن اس کے باوجود امریکہ اور اس کے پٹھوؤں نے عراق کے خلاف زمینی حملہ شروع کیا۔ عراق نے جرأت مندانہ مزاحمت کے ساتھ اقوام متحدہ کی تمام قراردادوں پر عمل درآمد کرنے کا اعلان کیا۔ مگر امریکہ نے عراق کو تباہ کرنے کا انسانیت کش مہم جاری رکھا اور عراق کی بین الاقوامی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عراق کے اندر فوجیں داخل کیں۔ امریکہ نے جنگ بندی کے باوجود ابھی تک فوجیں عراق سے باہر نہیں نکالی ہیں۔ لیکن اشتعال انگیز کارروائیاں جاری رکھی ہیں۔ غازی صدام حسین کو عراق کی اقتدار سے بیدخل کرنے اور عراق کی فوجی قوت کو ختم کرنے کی کوشش جاری ہے پاکستان کی حکومت نے عوام کی احساسات کے برعکس امریکہ کی شیطانی اتحاد میں شامل ہوکر عراق کے خلاف ناقابل معافی جرائم کئے۔ عراق کے خلاف امریکہ و اتحادیوں کی فوجیں جارحیت و بربریت اور خلیج میں امریکہ و شیطانی قاتل فوجوں کی موجودگی عرب ملت مسلمانوں کے مقدس مقامات اور عالم انسانیت کے لئے باعث خطرہ ہے اس لئے ایوان کی عام کارروائی کو روک

دیا جاتا ہے۔ اور امریکی جارحیت و خلیج میں موجودگی پہ بحث کی جاتی ہے۔

**جناب اسپیکر :-** آپ اس کی ایڈمیسبلٹی کے متعلق قانون کے حوالے اور رولز کے مطابق کچھ کہیں گے۔ اور اس کے قابل اعتماد ہونے پہ کچھ فرمائیں گے۔

**مسٹر عبدالقہار خان :-** جناب والا ! میں سب سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس معاملے میں تحریک التواء پیش کی جناب اسپیکر ..... مداخلت

**وزیر قانون و پارلیمانی امور :-** جناب والا ! (اپوائنٹ آف آرڈر) قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت کسی دن ایک سے زائد تحریک التواء پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی گی۔ آپ کو ایک تحریک التواء کی اجازت دینا چاہیئے تھی۔

**جناب اسپیکر :-** وہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ دونوں تحاریک ایک ہی نوعیت کی ہیں۔ اور دونوں ایک ہی مسئلہ سے متعلق ہیں لہذا یہ ایک ہی تحریک تصور ہوگی۔ اور ایک ہی وقت میں ڈسپوز آف (Dispose off) ہونگی اس لیے میں نے اجازت دی ہے۔ اگر یہ (separate) یا علیحدہ ہوتیں تو نہیں اس بات کی اجازت نہیں ہوئی۔

**مسٹر عبدالقہار خان :-** جناب اسپیکر ! میں اس ایوان میں موجود ہر پارٹی کے ممبران یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اور اس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ ایوان سے باہر جو ہماری تحریک تھی وہ عراق کی بیک پہ ....... (مداخلت)

**مولانا عصمت اللہ۔**

وزیر ترقیات ومنصوبہ بندی :۔ جناب والا! (پوائنٹ آف آرڈر) اس بارے میں میں یہ گذارش کرونگا کہ تحریک التوا منظور کرنے کے لیئے دو مرحلے ہوتے ہیں ایک یہ ہوتا ہے کہ اسے قانون کے حوالے سے یا ضابطہ بنایا جائے۔ اس لیئے جو تحریک پیش کرنا چاہتا ہے یہ اس کا فرض بنتا ہے۔ کہ وہ قانون کے حوالے سے اسمبلی کے حوالے سے یہ ثابت کریں اس پر بحث کریں گے۔ اگر وہ اپنے دلائل میں کامیاب ہو گئے اور انہیں اسپیکر نے بحث کرنے کی اجازت دے دی۔ دوسرا مرحلہ اس کے بعد آتا ہے۔ میں معزز ارکان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں ایک واقعہ یا واقعات کی طرف جانا ہوگا۔۔ میں معزز ارکان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واقعات کی طرف اس وقت جانا ہوگا۔ جب ایک مرتبہ اصولی طور پر ضابطہ کی بنیاد پہ بحث مکمل ہو جاتے گی۔ تاہنوز اس پر بحث مکمل نہیں ہے۔ ضابطہ کی مطابق کسی نے حوالہ نہیں دیا ہے۔ دفعہ کا حوالہ نہیں دیا ہے اسمبلی میں تحریک لانا ہر ایک کا حق بنتا ہے۔ لیکن اسمبلی ضابطہ کے مطابق۔

**جناب اسپیکر :۔** ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہر ایک کو رولز کے مطابق لیں۔ میری معزز رکن سے گذارش ہے کہ وہ رولز کے حوالے سے اس پر بات کریں۔

**مسٹر عبدالقہار خان :۔** جناب والا! معذرت خواہ ہوں۔ یہ تحریک جو ضروری تھی ہم عوامی نمائندوں کی تحریک ایوان کے باہر چل رہی ہے ہم ایوان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کے بارے میں ۔۔۔۔۔۔ (مداخلت)

Doctor Abdul Malik Baloch: Sir, I quote Rule 70. "A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definate matter of recent and urgent public importance may be made with the consent of the Speaker."

میرے خیال میں آپ رولز کے مطابق اسکو آپ بلڈوز نہیں کر سکتے ہیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور** ۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ تحریک التوا فوری نوعیت کی نہیں ہے اور نہ ہی اس ہاؤس کے دائرہ اختیار میں ہے لہذا اس کو آپ کو چاہیے تھا کہ اپنے چیمبر میں ہی ختم کر دیتے اگر آپ اس کی ایڈمیسیبلٹی دیتے ہیں۔ لیکن اسمبلی کے قواعد اس کی اجازت نہیں دیتے ہیں آپ اس بارے میں اپنی رولنگ دیں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے لہذا آپ اس پر رولنگ دیں۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی** ۔ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں اس ایوان میں اصل حقیقت سے چشم پوشی کی جا رہی ہے پارٹیوں کے اصول بیانات جو باہر رخ اختیار کیا ہوا ہے وہ مختلف ہے اور یہاں پر وہ مختلف باتیں کر رہے۔ باہر جو رویہ انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے تو وہاں پر ان سب کی پالیسی یہ ہے کہ امریکن حملے کو جو عراق کے خلاف انہوں نے جارحیت کی ہے اس کی مذمت کی جائے اور سب پارٹیوں کی رائے یہ ہے کہ امریکہ کی مذمت کی جائے۔

**جناب اسپیکر** ۔ خان صاحب! مسئلہ اس تحریک التوا کی ایڈمیسیبلٹی کا ہے آپ اس کے متعلق بتائیں۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا! جہاں تک اس ایڈ میسبریلٹی کا تعلق ہے تو کسی نے یہ نہیں کہا ہے کہ اس کو ایڈمنٹ نہ کیا جائے سوائے وزیر صاحب کے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق مرکز سے ہے یہ صحیح بات ہے کہ اس مسئلے کا تعلق مرکز سے ہے اور زیادہ تعلق اس کا مرکز سے ہے۔ مگر یہاں پر بھی اس معزز ایوان کے اراکین جذبات رکھتے ہیں ان کے اپنے احساسات ہیں وہ اس وقت اس معاملے صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ کسی قرارداد کے ذریعے اس پر بحث ہو اور ہمارے احساسات مرکزی حکومت تک پہنچائے جائیں کہ اس معزز ایوان کے یہ احساسات ہیں اور اس کے لئے اگر اس تحریک کو ایڈمٹ کیا جائے اور ہمارے احساسات کی صحیح ترجمانی کی جائے اور ملکر کے پھر اس بات کو مرکزی حکومت تک پہنچایا جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہیں سمجھتا ہوں اور اس کے لئے متفقہ طور پر ایک لائحہ عمل طے ہونا چاہیئے جس میں سب کی پردہ پوشی بھی ہو اور ہمارے جذبات مرکزی حکومت تک بھی پہنچائے جائیں دونوں کا خیال رکھا جائے۔

**جناب اسپیکر۔** چونکہ دونوں قرارداد یں ایک نوعیت کی ہیں ان قرارداد دوں کا مفہوم ایک سا ہے اس لئے ہم ان کو بحث کے لئے منظور کرتے ہیں اور پانچ مارچ ۱۹۹۱ء کو اس پر بحث ہوگی۔

اب چونکہ مزید کارروائی نہیں ہے اس لئے اسمبلی کا اجلاس پانچ مارچ صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کیا جاتا۔

(دوپہر گیارہ بجکر پچیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۵ مارچ ۱۹۹۱ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)